بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

عام انتخابات کا اعلان پہلے پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے ہوا تھا اور مارچ کے مہینہ کی شروع تاریخیں اُن کے لئے مقرر کر دی گئی تھیں، غالباً اس اعلان کو دیکھکر ہی مسز اندرا گاندھی نے توقع کے برخلاف ادبدا کے ہندوستان میں بھی جنرل الکشن کا اچانک اعلان کر دیا اور اس کے لئے بھی مہینہ مارچ کا مقرر کیا گیا، چنانچہ دونوں ملکوں میں ایک ہی مہینہ میں انتخابات ہوئے، لیکن نتیجہ ایک دوسرے سے متضاد نکلا۔ ہندوستان میں اس انتخاب کے ذریعہ ایک نہایت عظیم پر امن انقلاب ہو گیا، مرکز سے کانگرس کا تیس سالہ اقتدار ختم ہو گیا، اور اس پارٹی کی حکومت قائم ہو گئی جو صحیح معنی میں عوام کی نمائندہ اور ان کے جذبات اور ارمانوں کی ترجمان اور نگراں ہے، لیکن نہایت افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ہمارے قریبی ہمسایہ ملک میں یہ انتخاب ایک عظیم مصیبت اور سخت ابتلا و آزمائش کا سبب بن گیا ہے، اس وقت پاکستان گویا ایک کوہِ آتش فشاں پر کھڑا ہے، نہیں کہا جاسکتا کہ کل اس کا انجام کیا ہو گا!

پاکستان کے قومی متحدہ محاذ کا دعویٰ ہے کہ انتخابات میں دھاندلی اور بے عنوانی ہوئی ہے (اور الکشن کمشنر نے تیرہ انتخابات کے متعلق اس کو تسلیم بھی کر لیا ہے) اس بنا پر اس پورے انتخاب کو کالعدم قرار دیا جائے، مسٹر بھٹو اور ان کی گورنمنٹ مستعفی ہو اور انتخابات دوبارہ کرائے جائیں، متحدہ محاذ نے اس مطالبہ کو منوانے کے لئے سخت ملک گیر احتجاج شروع کر دیا، پورے ملک میں اسٹرائک ہوئی، تمام ادارے اور کالج معطل ہو گئے، کاروبار بند ہو گئے، لاکھوں

مردوں اور عورتوں کے جلوس نکلے، توڑ پھوڑ ہوئی، اربوں اور کھربوں کا نقصان ہوا، حکومت نے مقاومت کی تو سینکڑوں افراد جاں بحق ہوگئے۔ پولس سے کام نہ چلا تو بڑے بڑے شہروں میں مارشل لا نافذ کر کے قیام امن کی ذمہ داری فوج کے سپرد کر دی گئی، پھر بھی عوام کا جوش کم نہ ہوا تو تمام لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا، ان سطور کے قلمبند ہونے تک کی آخری اطلاع یہ ہے کہ مسٹر بھٹو نے متحدہ محاذ کے لیڈروں سے گفت وشنید کی سلسلہ جنبانی کی ہے، لیکن ہمارے خیال میں اگر گفتگو ہوئی بھی تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، کیونکہ متحدہ محاذ کو دوبارہ الکشن اور گورنمنٹ کے مستعفی ہونے پر اس درجہ اصرار ہے کہ اس سے کم کسی چیز پر راضی ہونے کے لئے آمادہ نہیں اور ظاہر ہے کہ مسٹر بھٹو ان دونوں میں سے کسی ایک بات پر بھی رضامند نہیں ہوسکتے، کیونکہ الکشن اگر دوبارہ ہوا تو چونکہ اس وقت متحدہ محاذ کی لہر کا پاکستان میں وہی عالم ہے جو الکشن کے زمانہ میں ہندوستان میں جنتا پارٹی کا تھا۔ اس لئے مسٹر بھٹو کو اپنی پارٹی کی کامیابی زیادہ متوقع نہیں ہوسکتی، اگر یہ کشمکش یونہی جاری رہی اور خدانخواستہ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہاں فوجی حکومت قائم ہوگئی تو یہ پاکستان کی بہت بڑی بدقسمتی ہوگی، بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیس برس ہوگئے، لیکن پاکستان میں آج تک استحکام پیدا نہیں ہوسکا۔ کوئی خدا کا بندہ اگر ملک کو ترقی دیتا اور اس کو آگے بڑھاتا بھی ہے تو چند برسوں کے بعد ہی اچانک ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ اس کے کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے اور ملک جہاں سے چلا تھا پھر وہیں پہونچ جاتا ہے، اس صورت حال سے صرف ایک ملک کی بربادی نہیں ہوتی بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی بھی رسوائی ہوتی ہے، کیونکہ وہاں جو کچھ ہوتا ہے اسلام کے نام پر ہوتا ہے، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر متحدہ محاذ کے رہنماؤں کو بھی سنجیدگی اور متانت سے غور کر کے اپنے موقف میں لچک پیدا کرنی چاہئے، اور اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ پورا معاملہ الکشن کمشنر کے حوالہ کر دیا جائے اور ان کے فیصلہ پر اعتماد کیا جائے۔